# پیش لفظ

## بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ عز و جل کا شکر و احسان ہے کہ ازہر اکیڈمی کی طرف سے جمال محمدی ﷺ کی دو جلدیں طبع ہو گئیں اور اسے بنظرِ استحسان دیکھا گیا۔

بالخصوص حضرت پیر صاحب مولانا محمد طلحہ صاحب مدظلہم کی دعائیں ملی اور مظاہر علوم، سہارنپور اور ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے بعض اکابرین نے پسندیدگی کے اظہار کے ساتھ شکوہ بھی کیا کہ اس کو منظرِ عام پر لانے میں تاخیر کیوں کی گئی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

اس لئے اب ہم ''کرامات و کمالاتِ اولیاء'' کی یہ جلد پیش کر رہے ہیں۔ یہ بھی سابق موضوع ہی کا تسلسل ہے کہ قرآن و حدیث بلکہ سابقہ کتب میں بھی باعثِ تخلیقِ کائنات سرورِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کے ساتھ ایک خاص انوکھے تعلق کا ہم سے مطالبہ ہے کہ عبادات میں تو صرف خالق اور معبود ہی کے لئے قلب کو اس کے ماوراء سے خالی کر لیا جائے اور اس ذاتِ وحدہ لاشریک ہی کی طرف ہم قلب اور روح کے ساتھ متوجہ رہیں۔ اور عبادت سے فراغ پر زندگی کا ہر لمحہ اس کے حبیب ﷺ کی نقل میں گزرے۔ آپ ﷺ کے مانند چلنا سیکھیں، کھانا، پینا، سونا، پہننا، اوڑھنا، جینا، مرنا، ہر چیز میں آپ ﷺ کی نقالی ہو۔ غرض، عبادات میں تو صرف معبود ہی کا مراقبہ، اور اس کے علاوہ عمر کا ہر حصہ اس کے حبیب ﷺ کے مراقبہ میں گزرے۔

اس مطالبہ کو صحابۂ کرام، تابعین اور ہر زمانہ میں اسلافِ کرام نے کس طرح پورا کرنے کی کوشش کی اور کمزور طبائع کیسے اپنی تخیلاتی دنیا سے نکل پائیں، اس کے لئے مشائخِ کرام نے جو نسخے آزما کر ہم تک پہنچائے اس کی تفصیل ان شاء اللہ اس جلد میں اور آنے والی جلدوں میں آپ پائیں گے۔

اور یہ بھی کہ جمالِ جہاں آرا جمالِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ان کی ٹکٹکی بندھی ہے اور وہ اسی کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ اس سعی، دوڑ، کدوکاوش میں ان سے انتہا درجہ کے کمالات ظاہر ہوئے اور ان کمالات کے نتیجہ میں غافل قلوب کو ان کی طرف متوجہ کرنے کے لئے ان سے کرامات کا صدور ہوا۔ اس لئے کتاب کے ہر صفحہ پر تقریباً آپ کو ان اللہ والوں کی کرامات اور کمالات ملتے رہیں گے۔

اللہ عزوجل ہمیں صدر و بدرِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کا حق صحیح طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

ادارہ ازہرا کیڈمی
54-68 Little Ilford Lane
London E12 5QA, UK

۹ جمادی الثانیۃ ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیکھئے، یہی بیس رکعت ہم نے آج اکٹھی پڑھی اور پوری دنیا میں ملینوں مسلمانوں نے پڑھی ہوگی۔ لیکن اس بیس رکعت سے پہلے دن بھر میں اور بھی تو بہت سی سنتیں تھیں، اشراق، چاشت، اوابین، لیکن کتنوں نے پڑھی ہوں گی؟

یہ تراویح تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک پڑھی اور تیسرے دن کے بعد صحابہ کرام جمع ہوئے اور صحابہ کرام نے سوچا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد دلا دیں۔ کوئی زور سے ذرا کھانس رہا ہے کہ اطلاع ہو جائے کہ ہم حاضر ہو گئے، کوئی ذرا اونچی آواز سے آپس میں باتیں کرنے لگے یہ بتانے کے لئے کہ ہم حاضر ہیں، تشریف لے آئیے۔ بعضوں نے تو اتنی ہمت کی کہ کنکریاں ذرا سی دروازہ پر اٹھا کر ماری تا کہ اطلاع ہو جائے کہ ہم انتظار میں ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا، مگر مجھے ڈر ہوا کہ یہ کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے، اس لئے میں نہیں آیا۔ یہ تراویح تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف تین دن پڑھی۔

## طویل اوّابین کی سنیت

تراویح کے سوا جو اور میں نے سنت نمازیں گنوائیں، تراویح سے پہلے عشاء کی نماز کی قبلیہ اور بعدیہ سنتیں اور اس سے پہلے مغرب کے بعد جو اوابین پڑھی جاتی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ پابندی سے اس نماز کو پڑھتے تھے۔ اور اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ **حَتّٰی یَنۡفَضَّ اَهۡلُ الۡمَسۡجِدِ** کہ سارے صحابہ کرام چلے جاتے۔

## نفل کی دو رکعت میں پورا قرآن

حضرت امام ربانی مولانا قاسم صاحب نور اللہ مرقدہ بانئ دار العلوم عشاء کی نماز کے بعد لمبی

نفلوں کی نیت باندھ لیتے۔ مصلی اپنی اپنی نمازیں پڑھ کر جاتے رہتے، کوئی دو چار رکعت تک، کوئی آٹھ دس رکعت تک اپنی نماز پڑھ کر دیکھتا کہ حضرت تو ابھی مشغول ہیں، پھر سب مصلی چلے جاتے۔ ایک دن حضرت کے خدام میں سے کسی نے سوچا کہ اتنے طویل عرصہ سے حضرت بہت لمبی نماز عشاء کے بعد پڑھتے ہیں، کتنی دیر تک پڑھتے ہیں؟ یہ ہم نے کبھی دیکھا نہیں۔ وہ نماز سے فارغ ہو کر ایک طرف چھپ گئے تاکہ دیکھیں کہ حضرت کتنی دیر تک اور نماز میں مشغول رہتے ہیں، اور کتنی تلاوت فرماتے ہیں، انہیں یہ دیکھنا تھا۔

ان کا بیان ہے کہ حضرت لمبی نفلوں میں رہے اور تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت نے سلام پھیرا، اچھی طرح غور سے چاروں طرف مسجد میں دیکھا کہ کوئی ہے تو نہیں۔ دیکھا کہ سب چلے گئے، حضرت اپنی جگہ سے اٹھے اور مسجد کے کواڑ اندر سے لگا دئے۔ دروازہ اندر سے بند۔ اور اس کے بعد پھر حضرت نے دوبارہ اپنی نفلیں شروع کی اور قدرے جہر کے ساتھ کہ کوئی سن سکے۔

ان کا بیان ہے کہ حضرت ایک پارہ، دو پارے، تین پارے پڑھتے چلے گئے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب میں نے دیکھا کہ حضرت پڑھتے چلے جا رہے ہیں، حضرت نے صرف پہلی رکعت میں پندرہ پارے ختم کئے، اور سورۂ کہف ختم کی، اور اس کے بعد پھر حضرت کھڑے ہو گئے، اور اسی طرح پارے چل رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آہستہ سے اٹھا اور آہستہ سے کواڑ کھولا اور گھر جا کر سو گیا۔ میں نے سوچا کہ یہ حضرت کا دائمی معمول، ہمیشہ کا معمول ہے کہ دو رکعت میں حضرت قرآن پاک ختم کرتے ہیں، جب سب لوگ چلے جاتے ہیں اس کے بعد اپنا معمول پورا فرماتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اوابین بڑی لمبی پڑھا کرتے تھے، لیکن ہم میں سے کس کس نے پڑھی اوابین، اور وہ بھی اتنی لمبی اوابین؟ کیوں کہ جتنے انفرادی اعمال ہیں ان کا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ وہ ہی اوابین اگر تراویح کی طرح سے حکم ہوتا کہ تم اکٹھے پڑھا کرو، تو اوابین کا پڑھنا بھی آسان ہو جاتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گذشتہ کل یہ عرض کیا تھا کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو اُس زمانہ کے سلاطین، ہارون رشید، خلیفہ منصور جیسے بڑے بڑے بادشاہ یہ کہتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہماری خواہش ہے کہ مالکی مذہب پوری دنیا میں رائج ہو جائے اور ہم یہ آرڈر کر دیں اور حکم دے دیں کہ ہر جگہ اسی موطأ کا فتویٰ چلے گا اور اِسی کے مطابق عمل کیا جائے۔

لیکن حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اُن تک جو طریقہ پہنچا ہے صحیح حدیثوں کے ذریعہ، اور صحیح حدیثیں پہنچی ہیں جس پر وہ عمل کر رہے ہیں، وہ بھی درست ہے۔

کتنا زیادہ احترام اُن کے دل میں دوسروں کے فتاویٰ کا، اُن کے مذاہب کا۔ یعنی یہ تو گویا ایک طرح سے مسلم تھا کہ عوام کے لئے تقلید شخصی ضروری ہے، کسی نہ کسی کو صحابہ کرام میں سے منتخب کر لیں اور اُن کے فتوے کے مطابق چلتے رہیں، مگر جیسا میں نے عرض کیا کہ سن ۲۰۰ھ ہجری ابھی ختم نہیں ہوئی کہ تمام مذاہب ختم ہو گئے، بس یہ صرف چار رہ گئے۔ اور اُن میں بھی اُس وقت کے سلاطین نے چاہا کہ امام مالک کا مذہب پوری دنیا میں پھیل جائے، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں! اُنہوں نے ادب کو ملحوظِ خاطر رکھا۔

## امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

ادب پر مجھے یاد آیا کہ ہمارے یہاں دوسرے کے مذہب اور دوسرے کے فتوے کے احترام کے بارے میں ایک قصہ درس میں ہمیشہ سنایا جاتا ہے، کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جب پہنچے اور آپ نے اُس قبرستان کے برابر کی مسجد میں فجر کی نماز پڑھی تو شوافع کے یہاں قنوت پڑھا جاتا ہے، امام جہری قنوت پڑھتا ہے، جیسے

حرمین میں آپ جاتے ہیں اور وہاں وتر میں قنوت وتر کی نماز میں جہراً پڑھا جاتا ہے، فجر کی نماز میں شوافع کے یہاں جہراً قنوت سنت ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز پڑھائی، امام تھے اور فجر کی نماز میں آپ نے قنوت نہیں پڑھا، نماز کے بعد مقتدیوں نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ کچھ سہو سے رہ گیا؟ بھول گئے؟ کیا بات پیش آئی؟ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی طرف۔ اُن کی قبر کی طرف جو اشارہ فرمایا، اب اِس سے بہت سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

## صلوٰۃ وسلام

یہ ابھی قریب میں ہم عمرہ کے لئے گئے تو بڑی خوشی ہوئی کہ وہاں مواجہہ شریفہ پر سلام کے لئے حاضری دیتے ہیں، نہ کوئی دھکا دینے والا، نہ کوئی پیچھے کرنے والا، پیچھے ہٹو، آگے جاؤ۔ بس صرف جالی مبارک کے پاس کھڑے رہ کر اپنا فریضہ انجام دے رہے ہیں، اور سب زائرین اپنے اپنے سلام میں مشغول ہیں۔

ورنہ اِس سے پہلے ہر سفر میں تو پریشانی ہوتی تھی دیکھ کر، کہ ہر دو منٹ کے بعد کوئی آ کر سب کو پیچھے دھکیل رہا ہے، کوئی سلام پڑھ رہا ہے کتاب میں دیکھ کر، اُس سے کتاب چھین رہا ہے، کوئی زیادہ دیر سلام کے لئے کھڑا رہ گیا تو اُس کو کہتے ہیں کب تک کھڑے رہو گے؟ جاؤ!

اور بارہا وہاں اِن کانوں سے یہ سنا کہ وہ جو سلام پڑھنے والے سلام پڑھ رہے ہیں، تو مراقب چلّا کر ان کو کہتے ہیں جاؤ! جاؤ! ھٰـؤُلَآءِ مَیِّتُـوْنَ، تم نے نہیں پڑھا قرآن مجید میں کہ ﴿اِنَّکَ مَیِّتٌ﴾ کہ آپ کو بھی مرنا ہے، ھٰؤُلَآءِ الْأَمْوَاتُ!

اِتنی گستاخی اور اُس گستاخی کی اِس قدر جرأت ہوتی تھی، مگر ابھی اللہ کے فضل وکرم سے حکومت تک صحیح شکایت پہنچی ہوں گی، اُسی کے نتیجہ میں شاید یہ تبدیلی وہاں نظر آئی کہ آپ کھڑے پڑھ رہے ہیں، جتنی دیر چاہیں آپ پڑھیں۔

# سہارنپور میں مناظرہ

یہ جو مذہب ہے کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی نہیں، نہ کوئی قبر، نہ کوئی اُس کا نشان، نہ قبر والے کو کچھ پتہ چلتا ہے، نہ قبر والے سنتے ہیں، سماعِ موتٰی کا ایک مستقل مسئلہ ہے۔ مظاہر علوم سہارنپور میں جمعرات کے دن ظہر کی نماز کے بعد مناظرہ سکھایا جاتا تھا، دو فریق بنائے جاتے تھے، ایک فریق ایک مذہب یا فرقہ کی وکالت کرتا تھا اور دوسرا فریق دوسری جماعت کی طرف سے ہوتا، ایک مقلدین کی طرف سے، ایک غیر مقلدین کی طرف سے، اِس طرح ہر ہفتہ ایک موضوع ہوتا تھا، اُس میں یہ سماعِ موتٰی کا بھی موضوع ہوتا تھا۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب امامِ اعظم کے مزار پر تشریف لے گئے، اور آپ نے جب نماز پڑھائی تو آپ نے قنوت نہیں پڑھا، اور جب پوچھا گیا کہ کیوں نہیں پڑھا؟ اس پر قبر کی طرف اشارہ کیا۔

تو آگے مسئلہ پیدا ہوا کہ کیوں؟ قبر والے کی طرف جو اشارہ فرمایا تو اِس کے معنیٰ کیا؟ اکثر حضرات نے یہ لکھا کہ ادب کے خاطر، کہ ادب مانع ہوا۔

یعنی آپ یہ فرمارہے تھے کہ صاحبِ قبر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب فجر کی نماز میں قنوت نہ پڑھنے کا ہے، اُن کے یہاں قنوت وتر میں پڑھتے ہیں پورا سال، اور جب کبھی امت پر کوئی مصیبت آئے تو ایسی مصیبت کے موقع پر قنوت نازلہ پڑھا جاتا ہے جہری نمازوں میں، جس میں فجر بھی شامل ہے۔ نازلہ کے علاوہ فجر میں قنوت نہیں پڑھا جاتا، یعنی امام ابوحنیفہ کے ادب کے خاطر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قنوت نہیں پڑھا۔

بہت سے شراح نے اِس واقعہ کو نقل کرکے اِس جگہ یہی لکھا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ادب ملحوظ رکھا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تو گویا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہ عقیدہ کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی قبر میں سنیں گے کہ میں اِن کے سامنے اِن کے مذہب کے خلاف فجر کی نماز

میں قنوت پڑھ رہا ہوں، یہ کچھ اچھا نہیں لگتا، اِس لئے اُنہوں نے قنوت نہیں پڑھا۔

## قنوت نہ پڑھنے پر علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے بھی یہ قول نقل کیا کہ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ ادب کے خاطر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے قنوت نہیں پڑھا، حالانکہ علامہ شعرانی خود شافعی ہیں، مگر امام ابوحنیفہ کی عظمت اور احترام اُن کے دل میں کس قدر ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ تھا کہ فجر میں قنوت پڑھنا ہے۔اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب کیوں تھا؟ روایات کی روشنی میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کو سنت سمجھتے تھے۔

اب یہ سوال کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور کے خاطر سنت تو ترک نہیں کی جاسکتی؟ ایک چیز جو روایاتِ صحیحہ کے ذریعہ اُن کے یہاں سنت ہے اور ساری عمر جس سنت پر وہ عمل پیرا رہے، کسی ایک شخص کی وجہ سے انہوں نے سنت کو کیسے چھوڑ دیا؟

علامہ شعرانی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی طرف اشارہ کیا، اِس کے معنیٰ یہ کہ اِن کا تصرف کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت اِس قدر اعلیٰ اور اونچے درجہ کی ہے کہ اُن کے تصرف سے میرا عمل تبدیل ہوگیا۔

کہ میں آج تک اِسے سنت سمجھ رہا تھا اور اب میں اِسے سنتِ مؤکدہ نہیں سمجھتا۔ایک ادب کا درجہ، استحباب کا درجہ کہ کرو تو بھی ٹھیک، نہ کرو تو بھی ٹھیک۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں دوسرے مذاہب کا، دوسرے فتاویٰ کا ادب اور احترام نصیب فرمائے۔آپس میں مل جل کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا وَمَوْلٰنا مُحَمَّدٍ وعَلٰی آلِہ وَصَحبِہِ وَبَارِکْ وَسَلِّم